
393

آیات نمبر 63 تا 73 میں یاد دہانی کہ قیامت کو بہت دور نہ سمجھو اور جان لو کہ اس دن کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا۔ گمراہ سردار اور ان کی اطاعت کرنے والے سب ایک دوسرے پر لعنت کریں گے۔ منافقین کو تنبیہ کہ یہود کی تقلید نہ کرو جو اپنے رسول موسیٰ کو اذیت دیتے تھے لیکن بالآخر اللہ نے اپنے رسول کو عزت بخشی اور انہیں ایذا دینے والوں پر لعنت کر دی۔ سورت کے آخر میں انسانوں کو اختیار اور ارادہ کی بار امانت سونپنے کی حکمت کا بیان

يَسۡـَٔلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلۡ اِنَّمَا عِلۡمُهَا عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ وَ مَا يُدۡرِيۡكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوۡنُ قَرِيۡبًا ﴿۶۳﴾ اے پیغمبر (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)! یہ لوگ آپ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجئے کہ قیامت کا علم تو صرف اللہ ہی کے پاس ہے اور آپ کو کیا خبر، ممکن ہے قیامت بالکل قریب ہی آ چکی ہو

اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ الۡكٰفِرِيۡنَ وَ اَعَدَّ لَهُمۡ سَعِيۡرًا ۙ﴿۶۴﴾ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوۡنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيۡرًا ۚ﴿۶۵﴾ بے شک اللہ نے کافروں کو اپنی رحمت سے دور کر دیا ہے اور ان کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے وہ اس آگ میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں نہ کوئی حمایتی پائیں گے اور نہ مددگار

يَوۡمَ تُقَلَّبُ وُجُوۡهُهُمۡ فِى النَّارِ يَقُوۡلُوۡنَ يٰلَيۡتَنَاۤ اَطَعۡنَا اللّٰهَ وَ اَطَعۡنَا الرَّسُوۡلَا ﴿۶۶﴾ اور جس دن ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے اس وقت وہ کہیں گے کہ کاش ہم نے اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اطاعت کی ہوتی

وَ قَالُوۡا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعۡنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوۡنَا السَّبِيۡلَا ﴿۶۷﴾ اور کہیں گے کہ اے ہمارے رب! ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کی اطاعت کی سو انہوں نے ہمیں سیدھی راہ سے بھٹکا

دیا رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَ الْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ﴿۶۸﴾ اے ہمارے رب! ان کو دوہرا عذاب دے اور ان پر بہت بڑی لعنت نازل فرما رکوع [۸]

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ﴿۶۹﴾ اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے موسیٰ علیہ السلام کو اذیت پہنچائی تھی، پھر اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کو اس تہمت سے بری کر دیا جو انہوں نے لگائی تھی اور موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت قدر و منزلت والے تھے بنی اسرائیل اپنے رسول موسیٰؑ پر طرح طرح کی تہمتیں لگایا کرتے تھے، مسلمانوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ تم کوئی ایسا کام نہ کرنا جس سے رسول اللہ ﷺ کو تکلیف پہنچے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿۷۰﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور صاف اور سیدھی بات کیا کرو تاکہ اللہ تمہارے اعمال کو درست کر دے اور تمہارے گناہوں کو بخش دے وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿۷۱﴾ اور جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت اختیار کی تو سمجھ لو کہ اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ بے شک ہم نے اپنی امانت کو آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں کے سامنے پیش کیا تو انہوں نے اس کو اٹھانے سے انکار کر دیا اور وہ اس ذمہ داری

سے ڈر گئے لیکن انسان نے اس امانت کو قبول کر لیا اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ﴿۷۲﴾
بے شک انسان کی سرشت میں اطاعت و نافرمانی کا اختیار اور نادانی و جذبات سے
مغلوب ہو جانا شامل ہے انسان کو علم حاصل کرنے اور نیکی اور بدی میں تمیز کرنے کی
استطاعت عطا کی گئی ہے لیکن اسے یہ اختیار بھی دیا گیا ہے کہ وہ چاہے تو اطاعت کا راستہ اختیار کر
لے اور چاہے جہل کے راستہ پر گامزن ہو کر نافرمانی اور عصیان کی زندگی گزار لے۔ اس
استطاعت اور اختیار کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ اپنے اعمال کا ذمہ دار گردانا جائے گا لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ
الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ الْمُشْرِكٰتِ وَ يَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى
الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ اس بار امانت کو اٹھانے کا نتیجہ یہ ہو گا کہ اللہ انسانوں
میں سے منافق مَردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مَردوں اور مشرک عورتوں کو
الگ کر کے انہیں ان کے اعمال کی سزا دے گا اور مومن مَردوں اور مومن عورتوں
کی توبہ قبول فرمائے گا وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۷۳﴾ اور اللہ بڑا ہی بخشنے والا اور
ہر وقت رحم کرنے والا ہے رکوع [۹]